غزلیں

رومی ملک

آخرش تنہائی سے اب دوستی بھی ہوگئی
میری دشمن تھی مگر پیاری سہیلی ہوگئی

اس قدر ہے کیوں پریشاں، اے دل نادان تو
صرف تنہا میں نہیں ہوں، جو اکیلی ہوگئی

اب کے بچھڑا اس طرح وہ، کوئی رنج وغم نہیں
وہ کبھی میرا نہیں تھا، یہ تسلّی ہوگئی

دن کہیں پر گم پڑا تھا، شام تھی سوئی ہوئی
اس قدر پھیلا اندھیرا، رات میلی ہوگئی

اس زمین و آسماں کے راز کچھ کھلتے نہیں
تھیں ازل سے الجھنیں، اب بے کلی بھی ہوگئی

عالم وحشت میں ایسے ٹوٹ کر بکھرا وجود
ریزہ ریزہ، چنتے چنتے، باؤلی سی ہوگئی

زندگی اب اور کتنا آزمائے گی مجھے
مشکلوں سے لڑتے لڑتے ادھ مری سی ہوگئی

چھیڑ تاروں نے دیے ہیں، کچھ حسیں یادوں کے تار
شب کی تاریکی میں ہر سو، چاندنی سی ہوگئی

اک تعلق ٹوٹ کر بھی ٹوٹ پایا ہے کہاں
دیکھ رومیؔ اب ترے غم کی سہیلی ہوگئی

بحرین

کوثر پروین

یہ ربط کیا ہے جو ہر خشک و تر میں رہتا ہے
مری جبیں میں ترے سنگِ در میں رہتا ہے

دماغ و دل تو خیالِ دگر میں رہتا ہے
ہمارا قد کہاں ان کی نظر میں رہتا ہے

پکارتا ہے مجھے فکر کے دریچوں سے
وہ کون ہے جو تخیل کے گھر میں رہتا ہے

یہ داغ دھبے اسے اس لیے ستاتے ہیں
نفیس شخص ہے شیشے کے گھر میں رہتا ہے

میں اپنے اشک کبھی سوکھنے نہیں دیتی
کسی کا عکس مری چشمِ تر میں رہتا ہے

فقط یہ خون پسینے کی آب و تاب نہیں
ہمارا ذوق بھی دیوار و در میں رہتا ہے

نکل پڑے نہ کہیں خودکشی کے رستے پر
''گھرا جو خواہش لعل و گہر میں رہتا ہے''

ہم اہلِ ظرف ہیں کوثرؔ بوقتِ آخر بھی
کرم نوازوں کا چہرہ نظر میں رہتا ہے

2B، بکبر اسٹریٹ، کولکاتہ، موبائل: 8777601183